عبد الغوث اور محی الدین نام رکھنا

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3249

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 07 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عبد الغوث اور محی الدین نام رکھنا کیسا ہے اور ان کا معنی کیا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عبد الغوث: اگر لفظِ "عبد" کی غوثِ اعظم حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت ہو، تو اس کا معنی بنے گا "غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا غلام، خادم۔"

حکمِ شرعی: عبد الغوث وغیرہ ایسے نام جن میں لفظ عبد کی نسبت اللہ تعالی کے بندوں کی طرف ہو، ایسے نام رکھنا جائز ہے لیکن بچنا افضل ہے کہ بعض متاخرین علمانے ممانعت فرمائی ہے۔ ہاں! اگر کسی کا نام کوئی اور ہے لیکن وہ نسبت سے شرف حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو عبد الغوث وغیرہ کہتا ہے، تو اس میں حرج نہیں ہے۔

محی الدین: اس کا معنی ہے: "دین کو زندہ کرنے والا۔"

حکمِ شرعی: اس نام میں تزکیہ نفس اور خود ستائی والا معنی پایا جا رہا ہے اور ایسے نام شرعاً سخت ناپسند، مکروہ اور ممنوع ہیں، لہذا اس سے بچنے کا حکم ہو گا۔

نوٹ: اسلاف میں سے بعض افراد محی الدین، شمس الائمہ، محی الدین اور تاج الشریعہ وغیرہ سے مشہور ہیں، تو یہ ان کے نام نہیں، بلکہ القاب ہیں، جو مسلمانوں نے ان کے اس مقام پر فائز ہونے کے بعد رکھے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

عبد کی نسبت غیرِ خدا کی طرف کرنا گناہ نہیں۔ چنانچہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ اَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَ الصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَ اِمَآئِکُمۡ ؕ﴾ ترجمہ: اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کر دو۔ (پ18، سورۃ النور، آیت نمبر 32)

تزکیہ نفس کی ممانعت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:﴿فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ﴾ ترجمہ: پس آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بناؤ۔(پارہ نمبر27 آیت نمبر32)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"اقول: ویؤخذ من قولہ "ولا عبد فلان" منع التسمیۃ بعبد النبی، ونقل المناوی عن الدمیری انہ قیل بالجواز بقصد التشریف بالنسبۃ" ترجمہ: میں یہ کہتا ہوں کہ (صاحب فصول العلامی) کے قول "ولا عبد فلان" سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد النبی نام رکھنا بھی منع ہے، اور امام مناوی نے علامہ دمیری سے، نسبت سے شرف حاصل کرنے کے لئے اس کا جواز نقل کیا ہے۔(ردالمحتار، ج9، ص689، مطبوعہ، مکتبہ حقانیہ، پشاور)

اوراعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عبد المصطفیٰ نام رکھنے کے متعلق سوال ہوا توجواباً ارشاد فرمایا: "توصیفاً بلاشبہ جائز اور اجلہ صحابہ سے ثابت، کراہت کہ بعض متاخرین نے لکھی، جانب تسمیہ راجع ہے۔۔۔۔علامہ عابد سندی مدنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے طوالع الانوار میں اور حاشیہ درمختار میں عبد النبی و عبد الرسول کا جواز بہت احادیث سے ثابت کیا ہے۔ علامہ جمال بن عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ مفتی حنفیہ بمکہ مکرمہ کے فتاوی میں بھی اس کا جواز مصرح ہے۔"(فتاوی رضویہ، ج24، ص669، مطبوعہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "نظام الدین، محی الدین، تاج الدین اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں مسمی کا معظم فی الدین بلکہ معظم علی الدین ہونا نکلے جیسے شمس الدین، بدرالدین، نورالدین، فخر الدین، شمس الاسلام، بدرالاسلام وغیر ذٰلک، سب کو علماء اسلام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ وممنوع رکھا، اکابر دین قدست اسرارھم کہ امثال اسلامی سے مشہور ہیں، یہ ان کے نام نہیں القاب ہیں کہ ان مقامات رفیعہ تک وصول کے بعد مسلمین نے توصیفا انہیں ان لقبوں سے یاد کیا، جیسے شمس الائمہ حلوائی، فخر الاسلام بزدوی، تاج الشریعہ، یونہی محی الحق والدین حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔"(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ683، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم